

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورة التوبه

(۷)

(گزشتہ سے پیوستہ)

فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ وَكَرِهُوا أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالُوا لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ ﴿٨١﴾ فَلْيُضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيُكُفُوا كَثِيرًا جَزَاءً بِمَا

(تبوک کے اس سفر میں) جو لوگ پیچھے چھوڑ دیے گئے تھے، وہ اللہ کے رسول سے پیچھے بیٹھ رہنے پر بہت خوش ہوئے اور انھیں اچھا نہیں لگا کہ اپنے جان و مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کریں۔ انھوں نے (لوگوں سے) کہا کہ اس گرمی میں نہ نکلو۔ کہہ دو: دوزخ کی آگ اس سے کہیں زیادہ گرم ہے۔ اے کاش، وہ سمجھتے! اب وہ ہنسیں کم اور روئیں زیادہ، اُس کے بدلے میں جو کچھ کرتے رہے۔ سو (اے ۲۳۸ یعنی اگرچہ رخصتیں مانگ کر خود پیچھے رہے، مگر حقیقت میں پیچھے چھوڑ دیے گئے تھے۔ اس لیے کہ اللہ و رسول کے سامنے لایعنی عذرات پیش کر کے اس کے مستحق ہی نہیں رہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کی سعادت سے بہرہ یاب ہوں۔

۲۳۹ مطلب یہ ہے کہ خدا کی راہ میں جہاد کے شہداء سے بھاگ کر انھوں نے دوزخ میں جانا پسند کیا ہے تو یہ

كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨٢﴾ فَإِنْ رَجَعَكَ اللَّهُ إِلَى طَائِفَةٍ مِنْهُمْ فَاسْتَأْذَنُوكَ لِلْخُرُوجِ فَقُلْ لَنْ تَخْرُجُوا مَعِيَ أَبَدًا وَلَنْ تُقَاتِلُوا مَعِيَ عَدُوًّا إِنَّكُمْ رَضِيتُمْ بِالْقُعُودِ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوا مَعَ الْخَلَفِينَ ﴿٨٣﴾

وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَسِقُونَ ﴿٨٤﴾ وَلَا تَعْجَبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿٨٥﴾ وَإِذَا

پیغمبر (اللہ اُن میں سے کسی گروہ کی طرف اگر تمہیں واپس لے جائے اور وہ تم سے (جہاد کے لیے) نکلنے کی اجازت مانگیں تو صاف کہہ دینا کہ تم میرے ساتھ کبھی نہ نکلو گے اور نہ میرے ساتھ ہو کر کسی دشمن سے لڑو گے۔ تم نے پہلے بیٹھ رہنے کو پسند کیا تو اب بھی اُن کے ساتھ بیٹھے رہو جو پیچھے رہنے والے ہیں۔ ۸۱-۸۳

اور (آئندہ) اُن میں سے جو مر جائے، اُس (کے جنازے) پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اُس کی قبر پر (دعا کے لیے) کھڑے ہونا، اس لیے کہ اُنھوں نے اللہ اور اُس کے رسول کا انکار کیا ہے اور اس حال میں مرے ہیں کہ بدعہد تھے۔^{۲۵۱} تم اُن کے مال و اولاد کو کچھ وقعت نہ دو، اللہ یہی چاہتا ہے کہ ان کے خوش ہونے کی نہیں، بلکہ رونے اور ماتم کرنے کی چیز ہے۔ استاذ امام لکھتے ہیں:

”...عام طور پر مفسرین نے یہاں انشا کو خبر کے معنی میں لیا ہے، لیکن ہمارے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے۔ یہاں عمل اور جزا، دونوں کو نگاہوں کے سامنے متحضر کر دیا گیا ہے، اس لیے کہ جس کے اندر بصیرت ہو، وہ اس دنیا میں اپنے عمل کے آئینے میں اپنی جزا کو بھی دیکھ لیتا ہے اور اُس پر اس کا اثر بھی وہی پڑتا ہے جو پڑنا چاہیے۔ البتہ اندھے بہرے لوگ اس سے محروم رہتے ہیں۔“ (تذکرہ قرآن ۱۱۸/۳)

۲۵۰۔ اس جملے کا اسلوب بیان پیش نظر رہے تو مدعا یہ ہے کہ جن کے کرتوتوں کی وجہ سے اُن کے منہ دیکھنے کے روادار نہیں ہو، اُن کے منہ اگر اپنی تقدیر سے دکھا دے اور جو یہ گمان کیے بیٹھے ہیں کہ رومیوں کی افواج قاہرہ سے نجات کرواپس نہیں آسکو گے، اُن کی خواہشات کے علی الرغم اگر خدا تمہیں کامیاب و کامران اُن کی طرف پلٹا دے۔

أُنزِلَتْ سُورَةٌ أَنْ آمِنُوا بِاللَّهِ وَجَاهِدُوا مَعَ رَسُولِهِ اسْتَأْذَنَكَ أُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوا ذَرْنَا نَكُنْ مَعَ الْقَعْدِينَ ﴿٨٦﴾ رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ﴿٨٧﴾ لَكِنَّ الرُّسُولَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جَاهَدُوا

ذریعے سے انھیں دنیا کی زندگی میں عذاب دے اور ان کی جانیں اس حالت میں نکلیں کہ وہ کافر ہوں۔ جب کوئی سورت اترتی ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ، (جس طرح کہ ایمان لانے کا حق ہے) اور اس کے رسول کے ساتھ ہو کر جہاد کرو تو ان کے مقدرت والے بھی تم سے رخصت مانگنے آکھڑے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں چھوڑ دیجیے، ہم یہاں ٹھہرنے والوں کے ساتھ رہ جائیں گے۔ انھوں نے پسند کیا کہ ان عورتوں کے ساتھ ہوں جو پیچھے گھروں میں بیٹھی رہتی ہیں اور ان کے دلوں پر (اس کے نتیجے میں) مہر کر دی گئی، اس لیے کچھ نہیں سمجھتے۔ (اللہ کے) رسول نے، البتہ اپنے جان و مال سے

۲۵۱ اس سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے لیے استغفار سے روکا گیا تھا۔ اب جہاد میں ساتھ لے جانے اور ان میں سے کوئی مر جائے تو اس کے جنازے کی نماز پڑھنے اور اس کی قبر پر کھڑے ہونے سے بھی روک دیا گیا۔ اس سے بڑی رسوائی اور اس سے بڑی سزا کیا ہو سکتی تھی جو مسلمانوں کے معاشرے میں اور خدا کے رسول کی موجودگی میں کسی شخص کو دی جاسکتی ہے۔

۲۵۲ اللہ کا یہ چاہنا اس سنت کے مطابق ہے جو اس نے لوگوں کی ہدایت اور گمراہی کے لیے مقرر کر رکھی ہے۔
۲۵۳ اصل الفاظ ہیں: 'أَنْ آمِنُوا بِاللَّهِ'۔ 'ان میں فعل اپنے کامل معنی میں ہے۔ ہم نے ترجمے میں اسے کھول دیا ہے۔

۲۵۴ یہ ان کے مافی الذہن کی تعبیر ہے۔ قرآن کے بعض دوسرے مقامات میں بھی اس طرح کی چیزوں کو قول سے تعبیر کیا گیا ہے۔ مدعا یہ ہے کہ اپنے دل میں اس طرح سوچتے ہیں کہ عذر قبول کر لیا گیا تو ان کے ساتھ رہیں گے جن کا عذر حقیقی ہے اور جو یہاں عافیت میں بیٹھے ہیں۔

۲۵۵ یعنی مردوں کی طرح میدان جہاد میں اتر کر اپنے ایمان و اسلام کا حق ادا کرنے کے بجائے اپنے لیے یہی

بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَأُولَئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٨٨﴾ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٨٩﴾

جہاد کیا ہے اور اُن لوگوں نے بھی جو اُس کے ساتھ ایمان لائے ہیں، اور اب وہی ہیں جن کے لیے (دنیا و آخرت کی) بھلائیاں ہیں اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔ اللہ نے اُن کے لیے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بڑی کامیابی

ہے۔ ۸۲-۸۹

پسند کیا کہ عورتوں کی طرح گھروں میں بیٹھیں۔

[باقی]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com